تحریر : ڈاکٹر عبدالکریم زیدان سابق پروفیسر بغداد یونیورسٹی
ترجمہ : استاد تاج الدین الازہری۔ قاہرہ، مصر۔

حقیقتِ اسلام

چند جامع تشریحات کی روشنی میں

اللہ رب العالمین نے جب سے انسان کو اس کرہ ارضی پہ بھیجا ہے اسی وقت سے اس کی ہدایت کا بندوبست بھی کر دیا ہے۔ آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارنے سے پہلے ہی اس کی خبر دے دی گئی تھی۔ ارشاد باری ہے۔

فاما یاتینکم منی ھدًی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

بے شک تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے گی سو جس نے اس ہدایت کی پیروی کی اس پر کوئی خوف اور ڈر نہیں ہوگا۔

حضرت آدم علیہ السلام اس کرہ ارضی پر سب سے پہلے انسان اور سب سے پہلے رسول تھے۔ ان کے بعد ان کی اولاد میں انبیاء اور رسولوں کا ایک ایسا مقدس سلسلہ چلا جس سے انسانیت کا ہر فرد واقف ہے۔ ہر وقت دنیا کے ہر خطے میں کوئی نہ کوئی نبی اور رسول انسانی ہدایت کے لئے موجود رہا۔ تاکہ انسانی ہدایت کی یہ گاڑی اپنی پٹڑی سے اترنے نہ پائے۔ آخر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے بھی تمام انبیاء اور رسولوں کی طرح توحید الٰہی کی طرف بلایا۔ اور انسانی صداقت کی اس گاڑی کو جو اپنی پٹڑی سے اتر چکی تھی پھر سے سیدھی راہ پر ڈال دیا۔ آپ جو دین لے کر آئے اس کا نام "اسلام" ہے۔ آپ نے اسلام کی دعوت کو مکہ کے لوگوں تک پہنچایا اور جب اہل مکہ کے ظلم وستم سے مجبور ہو کر بحکم الٰہی آپ کو ہجرت کر کے مدینہ منورہ منتقل ہونا پڑا تو آپ نے وہاں بھی اسی اسلام کی دعوت دی اسلام نہ صرف یہ کہ مدینہ منورہ میں پھیلا بلکہ اس نے مدینہ منورہ سے آگے بڑھ کر جزیرہ عرب کو اپنے نور سے منور کیا اور آج پوری دنیا میں اس کی دعوت پھیل چکی ہے۔ اسلام دنیا کے تمام مذاہب میں سے ایک بڑا مذہب مانا جاتا ہے اس لئے کہ رب العالمین کی طرف سے نازل شدہ دین ہے۔ اور اپنی صحیح صورت میں جیسا کہ اپنے نزول کے وقت تھا آج بھی موجود ہے۔

آج کوئی شخص اسلام کی تعریف کے بارے میں پوچھے تو ہم اس کے سامنے کئی ایک مترادف تعریفیں پیش کر سکتے ہیں۔

اول | حدیث جبرئیل جس میں جبرئیل علیہ السلام نے ایک بدو کی صورت میں آکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے متعلق پوچھا تاکہ حاضرین سن لیں۔ اور اس طرح انہیں دینی امور کی تعلیم حاصل ہو جائے۔ اس میں جبرئیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ اسے اسلام کے متعلق بتائیں۔ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا۔

الاسلام ان تشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمداً رسول اللہ و تقیم الصلاۃ و تؤتی الزکوٰۃ و تصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیہ سبیلاہ

اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔

دوم | اسلام اللہ رب العالمین کی اطاعت اور فرماں برداری ہے اور اس میں یہ شرط ہے کہ یہ اطاعت اور فرماں برداری اختیاری ہو نہ کہ جبری، کیونکہ رب العالمین کی جبری اطاعت اور فرماں برداری تو تمام مخلوق کر رہی ہے۔ اس میں نہ کوئی ثواب ہے اور نہ عذاب۔ رب العالمین خود فرماتے ہیں۔

افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی السمٰوٰت والارض طوعا و کرھا و الیہ یرجعون (آل عمران ۸۳)

پھر کیا دین خداوندی کے سوا اور کسی طریقہ کو چاہتے ہیں حالاں کہ حق تعالیٰ کے سامنے سب سرافگندہ ہیں جتنے آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں، خوشی سے اور بے اختیاری سے اور سب خدا ہی کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔

تمام مخلوق اللہ تعالیٰ ہی کی مطیع اور فرماں بردار ہے۔ اور وہ اپنے وجود، بقا اور فنا ہونے میں قانونِ الٰہی کی پابند ہے۔ خود انسان بھی دوسری مخلوق کے ساتھ اسی جبری اطاعت و فرماں برداری میں برابر کا شریک ہے لیکن رب العالمین کی اطاعت و فرماں برداری کو بذات خود یعنی اپنی جانب سے اختیار کرنا ہی اسلام کا اصلی جوہر ہے۔ اور وہ اسی کا انسان سے مطالبہ کرتا ہے۔ اسی کی بنیاد پر ثواب اور عذاب ہوگا۔ اور اسی کا عملی مظاہرہ شریعت الٰہی کی برضا و رغبت پوری پوری اطاعت ہے۔ اسی وجہ سے اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین قرار دیا گیا۔ رب العالمین نے اسے انبیاء علیہم السلام کی طرف نازل فرمایا۔ اور انہوں نے اسے تمام لوگوں تک پہنچایا رب العالمین فرماتے ہیں:۔

ان الدین عند اللہ الاسلام (آل عمران ۱۹)

و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ و ھو فی الاخرۃ من الخاسرین٥ (آل عمران ۸۵)

من یسلم وجھہ الی اللہ و ھو محسن فقد استمسک بالعروۃ الوثقی و الی اللہ عاقبۃ الامور (لقمان ۲۲)

ووصی بہا ابراھیم بنیہ و یعقوب یا بنی ان اللہ اصطفیٰ لکم الدین فلا تموتن الا و انتم مسلمون ہ ام کنتم شہداء اذ حضر یعقوب الموت۔ اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی۔ قالوا نعبد الٰھک و الٰہ اباءك ابراھیم و اسمٰعیل و اسحٰق الٰہا واحدا ونحن لہ مسلمون ہ (البقرہ ۱۳۲۔۱۳۳)

- بلاشبہ دین مقبول اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔
- اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کو طلب کرے گا تو اس سے مقبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا۔
- اور جو شخص اپنا رخ اللہ کی طرف جھکا دے اور وہ مخلص بھی ہو تو اس نے بڑا مضبوط حلقہ تھام لیا اور انجام سب کاموں کا اللہ ہی کی طرف پہنچے گا۔
- اور اس کا حکم کر گئے ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹوں کو اور اسی طرح یعقوب علیہ السلام بھی۔ میرے بیٹو! اللہ تعالیٰ نے اس دین اسلام کو تمہارے لئے منتخب فرمایا ہے سو تم بجز اسلام کے کسی اور حالت پر جان مت دینا۔ کیا تم خود اس وقت موجود تھے جس وقت یعقوب علیہ السلام کا آخری وقت آیا اور جس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ تم لوگ میرے مرنے کے بعد کس چیز کی پرستش کروگے۔ تو انہوں نے بالاتفاق جواب دیا کہ ہم اس کی پرستش کریں گے جس کی آپ اور آپ کے بزرگ حضرت ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق پرستش کرتے چلے آئے ہیں۔ یعنی وہی معبود جو وحدہٗ لاشریک ہے۔ اور ہم اس کی اطاعت پر قائم رہیں گے۔

پھر اسلام کو اسی دین کے ساتھ خاص کر دیا۔ جسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کی طرف سے لائے تھے۔ اور اس دین کی کسی قید اور شرط کے بغیر اطاعت اور فرماں برداری ہی اسلام قرار پائی۔ اس کی اطاعت سے انسان کی رب العالمین کی اختیاری اطاعت و فرماں برداری ظاہر ہوتی ہے۔ اور اسی وجہ سے سبحانہ وتعالیٰ نے اسلام سے متعلق اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (المائدہ ۳)

آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام مکمل کر دیا۔ اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لئے پسند کر لیا۔

اسی وجہ سے اسلام کی ایک خاص تعریف ہوتی ہے اور یہی اسلام کا لفظ استعمال کرتے وقت مقصود ہوتی ہے جسے ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ

اسلام رب العالمین کی اطاعت و فرماں برداری بذات خود اختیار کرنے کا نام ہے اور اس کی عملی صورت

شریعت الٰہی کی مکمل پیروی ہے جسے اس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بھیجا اور اسے لوگوں تک پہنچانے کا حکم دیا۔

سوم | اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے تمام امور پر حاوی ہے اور اس میں انسان کی زندگی گذارنے کے لئے ایک مکمل پروگرام ہے جسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کی طرف سے لے کر آئے۔ اور اسی کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے مامور کئے گئے۔ اسی کی فرماں برداری اور نافرمانی ثواب اور عذاب کی بنیاد ہے۔ اللہ رب العالمین نے خود ارشاد فرمایا ہے:-

من يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه و هو فى الاخرة من الخاسرين (آل عمران ۸۵)

جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کو طلب کرے گا تو اس سے مقبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا۔

چہارم | اسلام عقیدہ، اخلاق، عبادات اور معاملات وغیرہ سے متعلق رب العالمین کی طرف سے اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ قرآن اور سنت رسول سے ثابت احکامات کے مجموعے کا نام ہے۔ اسی کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے رب العالمین نے اپنے رسول کو مکلف کیا تھا۔ ارشاد باری ہے۔

يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك و ان لم تفعل فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس (المائدہ ۶۷)

اے رسول جو کچھ رب کی جانب سے آپ پر نازل کیا گیا ہے آپ سب پہنچا دیجئے اور اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام بھی نہیں پہنچایا اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔

جو رب العالمین نے جبریل امین کے ذریعہ بھیجا وہ قرآن ہے اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اور بیان فرمایا وہ سنت مطہرہ ہے کتاب وسنت کے تمام احکام کا مجموعہ ہی دین ہے اور یہی اسلام ہے۔

پنجم | اسلام ان تین سوالوں کا جواب ہے جو ماضی میں بھی انسانی عقل کا نقطہ ارتکاز رہے۔ اور آج بھی ہیں اور ہر انسان جب بھی اپنی زندگی پر غور کرتا ہے، کسی کے جنازے کو کندھا دیتا ہے یا قبرستان کی زیارت کرتا ہے تو اس کے ذہن میں لازمی طور پر جو سوالات ابھرتے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ ہم کہاں سے آئے ہیں؟
۲۔ ہم کیوں آئے ہیں؟
۳۔ ہمارا ٹھکانا کہاں ہوگا؟

ان سوالوں کے صحیح جواب جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دئے ہیں ان کی تفصیلات کے مجموعے کا نام اسلام ہے۔

پہلے سوال سے متعلق رب العالمین ارشاد فرماتے ہیں :۔

- يا ايها الناس ان كنتم في ريب من البعث فانا خلقناكم من تراب ثم من نطفة ثم من علقة ثم من مضغة مخلقة و غير مخلقة لنبين لكم و نقر في الارحام ما نشاء الى اجل مسمى ثم نخرجكم طفلاً ثم لتبلغوا اشدكم ومنكم من يتوفى و منكم من يرد الى ارذل العمر لكي لا يعلم من بعد علم شيئا (الحج ۵)
- ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طين ثم جعلناه نطفة في قرار مكين ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما فكسونا العظام لحما ثم انشاناه خلقاً اخر فتبارك الله احسن الخالقين (المومنون ۱۲ تا ۱۴)
- الذي احسن كل شئ خلقه وبدأ خلق الانسان من طين ثم جعل نسله من سلالة من ماء مهين ثم سواه و نفخ فيه من روحه وجعل لكم السمع و الابصار و الافئدة قليلا ما تشكرون (السجدہ ۷ تا ۹)
- هل اتى على الانسان حين من الدهر لم يكن شيئا مذكورا. انا خلقنا الانسان من نطفة امشاج نبتليه فجعلناه سميعا بصيرا (الانسان ۱،۲)
- فلينظر الانسان مم خلق - خلق من ماء دافق - يخرج من بين الصلب والترائب (الطارق)

اے لوگو! اگر تم قیامت کے روز دوبارہ زندہ ہونے سے شک وانکار میں ہو تو ہم نے اول تم کو مٹی سے بنایا، پھر نطفہ سے، پھر خون کے لوتھڑے سے، پھر بوٹی سے کہ بعض پوری ہوتی ہے اور بعض ادھوری بھی: تاکہ ہم تمہارے سامنے اپنی قدرت ظاہر کردیں اور ہم ماں کے رحم میں جس نطفہ کو چاہتے ہیں ایک مدت معین تک ٹھہراتے ہیں پھر ہم تم کو بچہ بنا کر باہر لاتے ہیں تاکہ تم اپنی پوری جوانی کی عمر تک پہنچ جاؤ۔ اور بعضے تم میں سے ایسے بھی ہیں جو جوانی سے پہلے ہی مرجاتے ہیں اور بعضے تم میں وہ ہیں جو نکمی عمر یعنی بڑھاپے تک پہنچا دئے جاتے ہیں جس کا اثر یہ ہے کہ انسان ایک چیز سے باخبر ہوکر بھی بے خبر ہو جاتا ہے۔

- ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ یعنی غذا سے بنایا، پھر ہم نے اس کو نطفہ سے بنایا جو کہ ایک مدت معینہ تک ایک محفوظ مقام (رحم) میں رہا۔ پھر ہم نے اس نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنا دیا اور پھر ہم نے اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کی بوٹی بنا دیا۔ اور پھر ہم نے اس بوٹی کے بعض اجزاء کو ہڈیاں بنا دیا اور پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا پھر ہم نے اس میں روح ڈال کر اس کو ایک دوسری ہی طرح کی مخلوق بنا دیا۔ سو کیسی بڑی شان والا ہے اللہ تعالیٰ جو تمام صناعوں سے بڑھ کر ہے۔

- جس نے ہر چیز بنائی خوب بنائی اور انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کی پھر اس کی نسل کو ایک بے قدر پانی سے بنایا پھر اس کے اعضا درست کئے اور اس میں اپنی روح پھونکی اور تم کو کان آنکھیں اور دل دئے تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو۔
- بے شک انسان پر زمانے میں ایک ایسا وقت بھی آچکا ہے جس میں وہ کوئی چیز (قابل تذکرہ) نہ تھا۔ ہم نے اس کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا اس طور پر کہ ہم اس کو مکلف بنائیں تو اس واسطے ہم نے اس کو سنتا، دیکھتا (سمجھتا) بنایا۔
- انسان کو دیکھنا چاہئے کہ اس کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پشت اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے۔

یہ اور اس قسم کی آیتیں بتاتی ہیں کہ انسان کچھ نہ تھا بلکہ وہ معدوم تھا اللہ تعالیٰ نے اسے مٹی سے پیدا فرمایا پھر حقیر پانی سے اس کی اولاد پیدا فرمائی۔ پہلے انسان کی پیدائش جو آدم علیہ السلام تھے مٹی یا گارے سے ہوئی تھی اور اس کی باقی اولاد نطفۃ من منی یمنی (القیامہ ۱۳) اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ جو پشت اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے۔ اسی طرح دوسرے سوال کے جواب میں رب العالمین کا ارشاد ہے۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (الذریات ۵۶)

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس واسطے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔ عبادت اللہ تعالیٰ کی معرفت، اس کی محبت، اس کے آگے جھکاؤ اور اس نظام کی مکمل اطاعت ہی کا دوسرا نام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے بھیجا ہے تاکہ وہ بلند و بالا مرتبے تک پہنچ سکے اور وہ دنیا و آخرت دونوں میں سرخرو ہو سکے۔

تیسرے سوال کے جواب میں رب العالمین کا ارشاد ہے:-

- یا ایھا الانسان انک کادح الی ربک کدحا فملٰقیہ (الانشقاق ۶)
- اللہ یبدؤا الخلق ثم یعیدہ ثم الیہ ترجعون (روم ۱۱)
- ثم الی ربکم مرجعکم فینبئکم بما کنتم تعملون (الزمر ۱۱)
- وان الی ربک المنتھیٰ (النجم ۴۲)
- ان الی ربک الرجعیٰ (العلق ۸)
- اے انسان تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک یعنی مرنے تک کام میں کوشش کر پھر قیامت کے دن اس کام کی جزا ملے گا۔
- اللہ تعالیٰ خلق کو اول بار بھی پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ اس کو پیدا کرے گا پھر تم اس کے پاس لائے جاؤ گے۔

پھر اپنے پروردگار کے پاس تم کو لوٹ کر جانا ہوگا۔ سو وہ تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا۔

- اور یہ کہ سب کو اپنے پروردگار ہی کے پاس پہنچنا ہے۔
- بے شک تیرے رب ہی کی طرف سب کو لوٹنا ہو گا۔

یہ آیتیں انسان کی موت کے بعد اس کا ٹھکانہ بیان کرتی ہیں اور وہ اس کے خالق کی طرف واپسی ہے تاکہ اسے دنیا کے اعمال کا بدلہ دیا جا سکے۔ اور جو مکان اس کے لائق ہو اس میں اسے رکھا جا سکے۔ اگر اس نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مگن رہ کر اپنے آپ کو پاک باز بندوں میں سے کر لیا تو اسے نیک اور پاک باز بندوں کی جگہ دے دی جائے گی اور اگر وہ نافرمانیوں میں ملوث رہ کر انہیں اپنے ساتھ لئے چلا آیا تو اسے نافرمانوں کی جگہ دے دی جائیگی جس کا نام جہنم ہے۔

ششم | اسلام ہی انسان کی روح کے لئے وہ حقیقی علاج اور راہ ہدایت ہے جس میں بشریت کے امراض کی مکمل شفا ہے اور اس پر چلنے والا کبھی گمراہ نہیں ہو سکتا خود رب العالمین ارشاد فرماتے ہیں۔

- وکذالك اوحینا الیك روحاً من امرنا۔ ماکنت تدری ماالکتاب ولا الایمان ولکن جعلناہ نوراً نھدی بہ من نشاء من عبادنا وانك لتھدی الی صراطٍ مستقیم۔ صراط اللہ الذی لہ مافی السمٰوٰت ومافی الارض الا الی اللہ تصیر الامور (الشوریٰ ۵۲)
- ونـنـزل من القرآن ماھوشفاء ورحمۃ للمومنین (الاسراء ۸۲)
- قل ھو للذین اٰمنوا ھدًی وشفاء (الآیۃ)
- اسی طرح ہم نے آپ کے پاس بھی وحی یعنی اپنا حکم بھیجا ہے۔ آپ کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب اللہ کیا چیز ہے؟ لیکن ہم نے اس قرآن کو ایک نور بنایا جس کے ذریعے سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہیں ہدایت کرتے ہیں اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ ایک سیدھے راستے کی ہدایت کر رہے ہیں یعنی اس خدا کے راستے کی طرف کہ اس کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔ یاد رکھو سب امور اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔
- اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے حق میں شفا اور رحمت ہیں۔
- آپ کہہ دیجئے کہ وہ (قرآن) ایمان والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔

ان تعریفوں سے واضح ہے کہ یہ اسلام کی بعض صفات کی مناسبت سے کی گئی ہیں۔ جو اس کا لازمی جزو ہیں۔ اسی طرح اس کے دوسرے اوصاف کی وجہ سے اس کی اور تعریفیں بھی کی جا سکتی ہیں جیسے ہم کہہ سکتے ہیں کہ "اسلام دینِ فطرت ہے"

خود رب العالمین ارشاد فرماتے ہیں:-

- فاقم وجھك للدین حنیفا فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا لاتبدیل لخلق اللہ۔ ذالك الدین القیم

ولكن اكثر الناس لا يعلمون (الروم ۳۰)

سو تم یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف رکھو۔ اللہ کی دی ہوئی قابلیت کا اتباع کرو جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو جس پر اس نے تمام آدمیوں کو پیدا کیا ہے بدلنا نہ چاہیے بس سیدھا یہی ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

جیسے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ "اسلام دین توحید ہے۔" "دین علم ہے۔" "دین عدل و انصاف ہے۔" کیونکہ اس میں یہ معانی مکمل طور پر پائے جاتے ہیں ان کی طرف دعوت دی جاتی ہے اور ان کی تاکید کی جاتی ہے۔

اسلام کی دوسری تعریفیں | اسلام کی جتنی تعریفیں پیش کی گئی ہیں یہ بطور مثال ہیں۔ نہ کہ اس کی کوئی اور تعریف ہو ہی نہیں سکتی۔ اسلام کی مختلف تعریفیں مختلف عبارتوں میں ممکن ہیں۔ بشرطیکہ تعریف کا مضمون صحیح ہو اور اسلام کے اصلی معنوں پر منطبق ہوتا ہو اور تعریف کے الفاظ واضح ہوں ان میں کسی قسم کا غموض، التباس اور اشتباہ نہ ہو۔

عدم تناقص و اختلاف | دوسری قابل ذکر بات یہ ہے کہ ہم نے جتنی بھی تعریفیں پیش کی ہیں سب کی سب صحیح ہیں۔ ان میں آپس میں نہ کوئی تناقض ہے اور نہ اختلاف کیونکہ جو ایک تعریف میں مذکور ہے۔ اس کا ذکر کسی نہ کسی طرح دوسری تعریف میں ہے اگر فرق ہے تو الفاظ میں ہے نہ کہ معانی میں۔ الفاظ کا یہ اختلاف نہ تو وحدت مضمون پر اثر انداز ہوتا ہے اور نہ ہی اس دلالت میں فرق پڑتا ہے جو اسلام کے صریح معانی میں پنہاں ہے۔

مختلف تعریفوں کا مقصود | ان مختلف تعریفوں سے مقصد یہ ہے کہ ایک داعی کے سامنے اسلام کی مختلف تعریفیں ہوں تاکہ وہ مدعو کے حسب حال، اس کی سمجھ، ثقافت، علم، سلامت فطرت اور ان شبہات کو جو اس کے ذہن کو گھیرے ہوئے ہوں مدنظر رکھ کر کوئی ایک تعریف کر سکے جس کی ضرورت مدعو کو دوسری تعریفوں سے زیادہ ہو۔ ایک شخص جس کا زیادہ تعلق فلسفہ سے ہے اور اس پر مختلف امور مشتبہ ہیں اگر اسلام کے متعلق پوچھے تو پانچویں تعریف بتائی جا سکتی ہے۔ کہ اسلام ان سوالوں کا صحیح جواب ہے جو انسانی ذہن پر وارد ہوتے ہیں کہ ہم کہاں سے آئے ہیں۔ کیوں آئے ہیں اور ہمارا ٹھکانا کہاں ہے؟ اور اسی جواب کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں تک پہنچایا ہے۔ قانونی اور اجتماعی امور میں کام کرنے والے کو تیسری تعریف کے ذریعے جواب دیا جا سکتا ہے۔ اور اسلام کی وہی تعریف اس کے مناسب حال ہے۔ اسی طرح جب غیر مسلم اسلام سے متعلق سوال کرے تو پہلی تعریف کے ذریعے اس کا جواب ممکن ہے کہ اسلام اس چیز کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔